CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

جمعہ 21- جولائی 2000ء - 18 ربیع الثانی 1421 ہجری- 21- وفا 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 164

بہترین تربیت کی ضرورت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے- پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں-

(مسلم کتاب القدر باب کل مولود یولد علی الفطرة)

جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے موقع پر لجنہ سے حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب یکم جولائی 2000ء

حضرت اماں جان کے پاک نمونے پر عمل کر کے بچوں کی تربیت کریں

چھوٹی چھوٹی چیزوں میں قناعت اختیار کریں اس سے زندگی سنورتی ہے

پردہ کی پابندی کے متعلق لجنہ کو پرحکمت نصائح

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(قسط دوم آخر)

رحم اور شفقت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا تربیت میں بہت اہم باتیں دعا، رحم اور شفقت ہے۔ اگر بچے قابو میں نہ آئیں اور ہاتھ سے نکلتے جائیں تو صبر سے دعا کرتی رہیں۔ صبر کے نمونے کے نتیجے میں بہت بڑی فتوحات حاصل ہوتی ہیں۔ قرآن نے بتایا ہے کہ تربیتؑ (دعوت الی اللہ) کا سب سے موثر ذریعہ صبر ہے۔ دنیا کی تمام خرابیاں اس سے دور ہو سکتی ہیں۔ اللہ نے سورہ عصر میں زمانے کو نصیحت کی ہے۔ صبر کی نصیحت اور رحم کی نصیحت کی ہے۔ اس کے نتیجے میں مومن نقصان نہیں اٹھاتے جبکہ سارا زمانہ نقصان اٹھا رہا ہوتا ہے۔

صبر کا ہتھیار

پس صبر سے چمٹے رہیں تو پاک تبدیلی پیدا ہو گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صبر کا عظیم ہتھیار دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں آپؐ کے خون کے پیاسے آپؐ کے جاں نثار بن گئے۔ ایسی مثالیں ہیں کہ ساری تاریخ انبیاءؑ میں ایسی مثالیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کہیں نظر نہیں آتیں۔ غیر معمولی قربانی کا جذبہ آپؐ نے اپنے ماننے والوں میں اس طرح پیدا کیا کہ آپؐ خود بے مثال صبر کرنے والے اور قربانی کرنے والے تھے۔

بڑے بڑے دشمنوں کو اس سے دوست بنالیا وہ آپ پر خون نثار کرنے والے بن گئے اور فخر کرتے تھے کہ ہمارا خون کسی کام آیا۔ اسلامی تاریخ میں غزوات میں اس کی بے انتہا مثالیں ملتی ہیں میں بار بار یہ مثالیں پیش کر چکا ہوں۔ ابھی چونکہ اس کا ترجمہ بھی ہونا ہے اس لئے کوشش کروں گا کہ تھوڑے وقت میں اس خطاب کو ختم کر سکوں۔

قناعت کی تلقین

حضور ایدہ اللہ نے ایک اہم نصیحت یہ فرمائی کہ قناعت اختیار کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قناعت نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جو خدا نے عطا کیا ہے اس کے اندر رہنے کی طاقت کو قناعت کہا جاتا ہے۔ غریب ساری زندگی قناعت شعاری سے وقار سے گزارتا ہے۔ جو وہ اس سے بچاتا ہے اس سے اولاد کا مستقبل بن جاتا ہے۔ ہر چیز میں قناعت چاہئے۔ پانی کے استعمال میں بھی قناعت اختیار کرو۔ لوگوں کو عادت ہے کہ بہت کھلا پانی نہانے اور غسل کرنے میں استعمال کرتے ہیں۔ میں اللہ کے فضل سے بہت قناعت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتا ہوں۔ یاد رکھیں کاغذ کے استعمال، ٹشو پیپر کے استعمال میں بھی قناعت اختیار کریں۔ لوگ ٹشو پیپر استعمال کر کے پھینکتے جاتے ہیں۔ میرے بچے پوچھتے ہیں کہ اتنی معمولی چیز کے استعمال میں قناعت کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ چھوٹی چیزوں کی قناعت سے بڑی چیزوں میں قناعت کا سبق ملتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں لجنہ انڈونیشیا سے درخواست کرتا ہوں کہ قناعت اختیار کریں۔ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ عورتوں کو خاوندوں سے شکوے کرنے اور طعنے دینے کی عادت ہوتی ہے کہ یہ کیا لے آئے ہو؟ میں کیا پکاؤں۔ اس کے نتیجے میں خاوند ظالم ہو جاتے ہیں عورتوں پر سختی کرتے ہیں۔ ایک بدی دوسری بدی کو پیدا کرتی ہے۔ اگر بچائیں اور قناعت اختیار کریں تو جو ہے پیش کر دیں۔ بہت اچھا ہو گا۔ بہت برکت پڑے گی۔

حضرت مصلح موعود کے گھروں کا نمونہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارے بچپن کا واقعہ ہے۔ ہمارے گھروں میں بہت ہی قناعت کا مظاہرہ ہوتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کی بیویاں ہفتہ میں 5 دن بچوں کو سوکھا پھیکا کھلاتی رہتی تھیں۔ قناعت کی تعلیم یہ ہے کہ جو پاس ہے وہ کافی ہے بعض بچے روتے بھی تھے کہ روز دال پکتی ہے۔ یہ کیا ہے؟ حضور نے فرمایا انڈونیشیا کی دال بہت اچھی ہے اس کے خلاف مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ حضرت مصلح موعود کی بیویاں قناعت کر کے جو پس انداز کرتی تھیں وہ حضرت مصلح موعود کے کھانے پر خرچ کرتی تھیں۔ جب کسی گھر میں مصلح موعود کی باری

باقی صفحہ 2 پر

بچوں سے دل لگی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کی ایک سرخ چونچ والی بلبل تھی جس سے وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی۔ اس کے مرنے کے بعد حضورؐ ہمارے ہاں آئے تو عمیر کو افسردہ دیکھا پوچھا اس کو کیا ہو گیا ہے۔ چپ چپ ہے۔ گھر والوں نے عرض کیا کہ اس کی نغر یعنی بلبل مرگئی ہے۔ اس پر آپؐ نے ابو عمیر کو بہلانے کے لئے اس کو یہ کہہ کر چھیڑنا شروع کیا کہ یا ابا عمیر ما فعل النغیر کہ اے ابو عمیر نغیر تجھ سے کیا کر گئی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الرجل تیکنی)

بچوں پر شفقت

حضورؐ بچوں کے ساتھ بہت زیادہ پیار کرتے تھے اور ان کے ساتھ انتہائی حسن خلق سے پیش آتے تھے۔ بچوں کے پاس سے گزرتے۔ بچوں سے ملتے تو ہمیشہ انہیں سلام کرتے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بچے کھیل رہے تھے حضورؐ ان کے پاس سے گزرے تو حضورؐ نے ان کو پہلے سلام کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب السلام باب فی السلام علی الصبیان)

حضورؐ بچوں سے بہت بے تکلف تھے۔ بچوں کو بڑا پیار اور توجہ دیتے۔ ان سے ہنسی مذاق کرتے انہیں چھیڑتے۔ ان سے دل لگی کرتے۔ ان کو بہلاتے۔

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضورؐ اہل خانہ کی طرف جانے لگے تو میں بھی حضورؐ کے ساتھ چل پڑا۔ وہاں پہنچے تو آگے بچے حضورؐ کے استقبال کے لئے کھڑے تھے حضورؐ ان کے پاس رک گئے۔ ایک ایک بچے کے کلّوں کو حضورؐ نے اپنے ہاتھ سے سہلایا وہ کہتے ہیں کہ میں تو حضورؐ کے ساتھ آیا تھا لیکن حضورؐ نے پھر میرے کلّوں کو بھی سہلایا۔ جب حضورؐ اپنا ہاتھ میرے کلّوں پر پھیر رہے تھے تو مجھے حضورؐ کے ہاتھوں میں ایسی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس ہوئی گویا حضورؐ نے انہیں کسی عطار کے تھیلے سے نکالا ہے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب طیب رائحة النبی)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 118

دعویٰ ماموریت سے قبل کا ایک دلچسپ واقعہ

قادیان دارالامان سے متصل ایک گاؤں کھارا ہے جس کا قلعہ حضرت مسیح موعود کے پردادا اور ولی وقت حضرت مرزا گل محمد صاحب (متوفی 1800ء) نے بنوایا تھا۔ حضرت مصلح موعود کے مختار عام حضرت منشی شیخ نور احمد صاحب جنہیں رفقاء مسیح موعود کے گروہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل تھا اسی بستی کے رہنے والے تھے آپ کے والد اور بہنوئی حضرت مرزا گل محمد صاحب کی طرف سے مختار تھے۔ حضرت منشی نور احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود سے براہین احمدیہ کے زمانہ سے شرف نیاز حاصل تھا کیونکہ آپ ایک صاحب میاں شمس الدین سے بوستان پڑھتے تھے اور وہ "براہین احمدیہ" کا مسودہ خوشخط لکھا کرتے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ

"میرزا سلطان احمد صاحب کی جب پہلی شادی ہوئی۔ یہ غالباً 83 یا 84ء کی بات ہے۔ تو ایک نقال مسمی قطب الدین میرزا نظام الدین صاحب کے دیوان خانے میں آیا۔ اور اس نے کچھ سوال کیا۔ کہ اس شادی کی تقریب پر مجھے کچھ دو۔ میرزا امام الدین صاحب نے کہا۔ کہ ان کے والد سے جاکر مانگو۔ اگر وہ کچھ دیں گے۔ تو وہ ہم بھی دے دیں گے...... آخر مجبوراً وہ حضرت صاحب کی خدمت میں روانہ ہوا...... اس نے ادب سے سر جھکا کر سلام کیا۔ اور کہا۔ کہ حضور کے بیٹے کی شادی پر کچھ مانگنے کے لئے آیا ہوں۔ حضور نے سن کر فرمایا۔

میاں قطب الدین نماز پڑھا کرو۔ اور خدا کو یاد کیا کرو۔ اور اس پیشہ کو چھوڑ دو۔

اس نے کہا۔ حضور پھر کھائیں کہاں سے۔ میں عیال دار آدمی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اپنے اہل و عیال کو یہاں لے آؤ۔ اور کھانا ہمارے ہاں سے کھالیا کرو۔ اور اپنی جیب سے دو روپے مرحمت فرمائے۔ اور پھر فرمایا کہ یہ پیشہ تم چھوڑ دو۔

وہ دو روپے لے کر میرزا نظام الدین صاحب کے ہاں آیا۔ تو انہوں نے ایک روپیہ دینا چاہا۔ مگر اس نے اس وقت تک نہ چھوڑا۔ جب تک پانچ روپے نہ لے لئے۔"

حضرت منشی نور احمد کا جنوری 1936ء میں انتقال ہوا۔

(الحکم 14۔ جنوری 1936ء صفحہ 6 کالم 3)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقصد بعثت

ایک دفعہ پشاور سے ایک شخص قادیان حاضر ہوا اور اس نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر اپنے بھائی کی بیعت کرائی مگر خود بیعت نہ کی۔ حضرت نے فرمایا آپ کیوں بیعت نہیں کرتے۔ اس نے عرض کیا تکبر کی وجہ سے نہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ حضور کا ہاتھ مبارک ہے میں گنہگار ہوں۔ میں کس طرح ناپاک ہاتھ کے ساتھ حضور کو مس کروں حضور نے بنفس نفیس خود اس کے ہاتھ کو پکڑ لیا اور فرمایا کہ

ہمارے آنے کی غرض ہی یہی ہے کہ پلید کو پاک کریں۔"

(روایت حضرت میاں عمر الدین صاحب ساکن کتھوالی چک 312 ج۔ب ضلع فیصل آباد عمر 75 سال بیعت 1906ء مطبوعہ اخبار الحکم قادیان 7 جون 1935ء)

□□□□□□□□□

انقلابی ملاقات

حضرت میاں پیر محمد صاحب ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ (بیعت 1905ء) کا چشمدید بیان:۔

"ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ میرا ان پڑھ مرید اگر ایک ہفتہ تک نیک نیتی سے میرے پاس رہے

تو اللہ کے فضل سے سارے علموں کا وارث بن جائے گا۔"

(الحکم 7 جون 1935ء صفحہ 5)

□□□□□□□□□□

خدا سے پوچھو

"ایک شخص نے لاہور میں کہا کہ جب دنیا میں ہزاروں محدث موجود ہیں تو آپ کے مبعوث ہونے کی کیا غرض تھی؟ اس پر فرمایا

"خدا سے پوچھو اس نے کیوں مبعوث کیا ہے؟"

(روایت حضرت سید محمود عالم صاحب ساکن ہرسہ ضلع گیا ڈاکخانہ جلال آباد مہاجر قادیان بیعت 1905ء مطبوعہ الحکم 7 جون 1935ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

ہوتی تھی وہ دن ہمارے لئے عید کا دن ہوتا تھا۔ بہترین کھانا اسی دن ملتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کی خاطر پکتا تھا۔ ہر ایک کا اپنا مزاج ہوتا ہے۔ حضرت مصلح موعود کا مزاج اس سلسلے میں منفرد تھا۔ کھانے میں ذرا اونچ نیچ ہو جائے تو آپ کھانا چھوڑ دیا کرتے تھے نمک کم ہو یا تیز ہو میٹھا کم ہو یا تیز ہو۔ بلا تاخیر کھانا چھوڑ کر قصر خلافت چلے جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود کا مزاج اس سے مختلف تھا آپ نے کبھی کھانے کا شکوہ نہیں کیا تھا۔ بعض دفعہ نہایت بدمزہ پکا ہوا کھانا اس شوق سے کھاتے تھے کہ جیسے بہت مزیدار پکا ہوا ہو۔ جب حضرت اماں جان خود کھاتی تھیں تو پتہ لگتا تھا کہ کھانے کی حالت کیا ہے۔

۔ ہر قسم کا کھانا صبر شکر سے کھا لیا کرتے تھے اب میرے بچے میری بہت خاطریں کرتے ہیں تو بچپن کا کھانا یاد آجاتا ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ اللہ نے مجھے کتنی نعمتیں عطا کی ہیں جن کا میں اہل نہیں تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قناعت کا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں میں یہ کہتا ہوں۔

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں لجنہ انڈونیشیا کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ لجنہ کی تربیت بہت اچھی ہے۔ عظیم الشان کام کر رہی ہے۔

پردے کی پابندی

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صرف مجھ سے یہ شکوہ کیا جاتا ہے کہ پردے کی پابندی نہیں کی جاتی۔ امیر صاحب اور صدر لجنہ نے مجھ سے شکوہ کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تو بہت اچھا پردہ ہے۔ بہت سنبھال کر سروں کو لپیٹ کر رکھتی ہیں۔ چھوٹی بچیوں کو بھی پردہ کی تربیت دی گئی ہے۔ بچیوں نے بھی سر ڈھانپا ہوا اور جسم سنبھالا ہوا ہے۔ جن کی آپ نے تربیت کی ہے وہ اب آپ کی تربیت کے قابل ہو گئی ہیں اپنی بچیوں سے سیکھیں۔ انڈونیشیا میں پردہ بہت اچھا ہے۔ جب چہرہ کھلا رکھ کر باہر جانا ہوتا ہے تو جسم ڈھانپا ہوتا ہے۔ مگر باہر جاتے ہوئے سنگھار پٹار کر کے نہ نکلیں۔ یہ پردے کی روح کے خلاف ہے۔ باہر جاتے ہوئے ہونٹوں پر بہت سرخی لگانا جائز نہیں۔ گھر میں جائز ہے۔ کلوں پر سرخی گھروں میں جائز ہے۔ مگر جب باہر نکلیں تو صاف کر کے نکلیں۔ بالکل اس طرح باہر نکلیں جس طرح مرد بغیر زینت کے نکلتے ہیں۔ جو قدرتی حسن اللہ نے دیا ہے اس کو تو آپ چھپا نہیں سکتیں لیکن بناوٹ کا حسن اختیار نہ کریں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں بچیوں کے پردے سے بھی متاثر ہوا ہوں لیکن بچیوں نے سرخیاں لگائی ہوتی ہیں تیز لپ اسٹک لگائی جاتی ہے۔ یہ نہ کریں۔ بچپن سے ہی یہ عادت بچیوں میں راسخ کر دیں۔ کہ کسی لپ اسٹک کی ضرورت نہیں۔ اللہ نے جو عطا کیا ہے اس پر راضی رہیں۔ انشاء اللہ انڈونیشیا بہترین پردے کا نمونہ بن جائے گا۔

بارش کا نشان

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ سب پر اپنا فضل کرے ایک بار پھر آپ کو دعائیں دیتا ہوں۔ دعائیں کرتے ہوئے واپس جائیں۔ بارش سے تکلیف بھی ہوئی مگر اللہ کا رحم بھی ہوا۔ اللہ بارش سے نشان بھی دکھاتا ہے۔ انتہائی تیز بارش ہو رہی تھی کہ نماز کے معاًبعد امیر صاحب انڈونیشیا نے کہا کہ بارش تھمنے کی دعا کریں۔ ادھر انہوں نے کہا اور ادھر بارش تھم گئی۔ اور اب تک نہیں ہوئی۔ یہ حیرت انگیز نشان ہے بارش سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کے حق میں نشان دکھاتا ہے۔ افریقہ میں جو کثرت سے احمدیت کی قبولیت ہو رہی ہے اس میں بارش کے نشان کا بھی بڑا دخل ہے۔ بارش اللہ کے فضل اور رحمت کا نشان بن کر احمدیت کے لئے اترتی ہے۔ اور پھر ہٹ بھی جاتی ہے۔ اللہ کا احسان ہے جو جماعت کے لئے اللہ نے نشان دکھایا۔

آگ ہماری غلام ہے

آپ کے ملک میں بھی بارش کا نشان اللہ نے دکھایا ہے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعے یہ نشان دکھایا۔ ایک دفعہ لکڑی کے بہت سے گھر تھے جن کی تعداد سینکڑوں تھی۔ نہایت خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ ہوا کا رخ ایسا کہ گھروں کے گھر جلاتی جاتی تھی۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب اللہ کا زندہ نشان تھے۔ وہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے حتیٰ کہ آگ آپ کے گھر کے کناروں کو چھونے لگی۔ سب لوگ گھروں سے نکل گئے اور شور مچانے لگے کہ باہر آجاؤ آگ تمہیں جلا کر بھسم کر دے گی۔ مگر حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے فرمایا میں اس کا غلام ہوں جس کے غلاموں کے لئے بھی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ ناممکن ہے کہ آگ مجھے یا میرے گھر کو جلا سکے۔ وہ مرد خدا اس یقین کے ساتھ گھر میں بیٹھا رہا۔ جو ہوا آگ بھڑکا رہی تھی اس ہوا کے دوش پر بارش بھی آگئی اور عین اس وقت جب آگ کی لپٹیں آپ کے گھر کے کناروں کو چھو رہی تھیں آسمان سے اتنی زور سے بارش برسی کہ آگ وہیں ڈھیر ہو کر رہ گئی۔ اور اللہ نے انڈونیشیا کے لئے ایک عظیم نشان دکھا دیا۔ اللہ تعالیٰ ہر بلا سے آپ کو محفوظ رکھے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

□□□□□□□□□

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب

صفائی کے مختلف پہلو

گزشتہ دنوں مکرم فرید احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ نے ہمارے ایک عزیز نوجوان مربی مکرم ناصر فاروق سندھو کی یاد میں ایک مضمون تحریر فرمایا تھا۔ مکرم ناصر فاروق صاحب کے ساتھ ایک معاملہ میں خاکسار کو بھی کام کرنے کا موقع ملا تھا۔ وہ واقعی نہایت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہر کام ذمہ داری اور سنجیدگی سے ادا کرتے۔ مگر نہایت ہشاش بشاش اور کبھی کام کی سنجیدگی کو طبیعت کی بوست سے پیوستہ نہ کرتے جو اکثر لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ اسی مضمون میں انہوں نے ان کی ایک خوبی یہ بھی تحریر کی ہے کہ بہت صاف ستھرے رہتے تھے۔

یہ وہ خوبی ہے جو ہمارے ماحول میں کم پائی جاتی ہے اور اس پر توجہ دلاتے رہنا وقت کا ایک اہم فریضہ ہے۔

حدیث میں ہے کہ النظافة من الایمان یعنی صفائی ایمان کا حصہ ہے اور ہمارا مذہب اس کی طرف خصوصیت سے بہت توجہ دلاتا ہے۔ لیکن ہمارے ماحول میں اگر غور کریں تو اس کا خاصا فقدان ہے۔ خصوصاً ماحول کی صفائی کی طرف تو ہم بالکل ہی توجہ نہیں دیتے جو مغربی اقوام کا خاصہ ہے اور وہ اسی بات پر ہم پر معترض ہوتے ہیں۔

صفائی کو بنیادی طور پر چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (1) جسمانی صفائی (2) لباس کی صفائی (3) گھر کی صفائی اور (4) ماحول کی صفائی۔

جسمانی صفائی

سب سے پہلے ہم جسمانی صفائی کو لیتے ہیں۔ ہمارے مذہب میں اس کی طرف خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ ہر نماز سے قبل وضو کرنا۔ دانت باقاعدگی سے صاف کرنا۔ ناخن کٹوانا۔ کم از کم ہفتہ میں ایک بار نہانا۔ کنگھی کرنا اور خوشبو لگانا وغیرہ وہ باتیں ہیں جو جسمانی صفائی کے لئے مذہباً ضروری ہیں۔ مگر بعض اوقات ہم اس پر بھی پوری توجہ نہیں دے پاتے۔ مثلاً روزانہ دانت صاف کرنے کی عادت تمام لوگوں میں راسخ نہیں۔ پھر ناخن کٹوانے کا سوال ہے۔ جس کا اگر بغور جائزہ لیں تو بہت سے لوگ ناکام ہو جائیں گے۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ ایک مٹی ڈھونے والا مزدور اپنے کام کی مناسبت سے گردوغبار میں اٹا ہوا ہو اور بظاہر صاف دکھائی نہ دے۔ لیکن اگر صفائی کا احساس اس میں موجود ہے تو کم از کم اس کے دانت صاف اور ناخن تراشے ہوئے ہونے چاہئیں۔ پھر کھانا کھانے سے قبل اور بعد میں ہاتھ وغیرہ دھونا۔ یہ تمام باتیں ہمیں ہمارے آقا محمد مصطفیٰؐ سکھا چکے ہیں۔

لباس کی صفائی

اس کے بعد لباس کی صفائی کا معاملہ ہے۔ اس میں بھی ہمارے یہاں بہت کمزوری ہے۔ ہم بعض اوقات غربت کے بہانہ کی آڑ میں لباس صاف نہیں رکھتے۔ حالانکہ اکثر ایسے لوگوں کے پاس دو تین جوڑے تو ضرور ہوتے ہیں اور انہیں حسب حالات دھو کر پہنا جاسکتا ہے۔ کام کرنے والے ایسے مزدور جن کا پیشہ ہی گرد اور مٹی یا ورکشاپس میں کام کرنے والے ایسے مستری جو تیل اور گریس سے متعلق رہتے ہیں یا پینٹ کرنے والے پینٹر اپنے کام کے لئے ایک علیحدہ لباس رکھ لیتے ہیں اور کام کے دوران اسی کو استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح اپنے روزمرہ کے لباس کو سنبھالا جاسکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی بے چارہ بالکل ہی مجبور ہو تو معاشرہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جس حد تک ممکن ہو اس کی مدد کی جائے۔

گھر کی صفائی

تیسرا حصہ گھر کی صفائی سے متعلق ہے۔ اس میں اکثر قصور خواتین کا ہے۔ ہمارے ملک میں بڑی بڑی کوٹھیاں تو کم ہیں۔ اکثر رہائشی مکان مختصر دو، تین کمروں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ لیکن اتنے چھوٹے سے گھر کی بھی کماحقہ صفائی نہیں کی جاتی۔ اگر باقاعدہ صفائی کی جائے تو شائد ایک ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ خرچ کر کے گھر صاف رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن بعض خواتین (معذرت کے ساتھ) اتنی بدسلیقہ اور پھوہڑپن کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ صبح اٹھ کر بستروں سے سلوٹیں درست کرنے کی زحمت بھی نہیں پسند کرتیں اور یوں سارا دن بستر سلوٹوں سے بھرا رہتا ہے۔ استعمال شدہ کپڑوں کا ایک ڈھیر کبھی بستر پر۔ کبھی کرسی پر اور کبھی کسی اور جگہ نہ صرف بدنما لگتا ہے بلکہ روزانہ اس میں اضافہ ہو رہا ہوتا ہے۔ میلے کپڑوں کی یہ کیفیت اس لطیفہ سے مشابہ ہے کہ ایک سکھ کی بنیان اتنی گندی ہو چکی تھی کہ جوئیں پڑ گئیں۔ اس نے الٹا کر پہن لی۔ چند دنوں بعد اس طرف بھی پڑ گئیں تو اس نے سیدھی کر کے پہن لی۔ کسی نے اس الٹ پھیر کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ وہ یہ جوئیں "پھوانیاں" دے دے کر مار رہا ہے۔ علم نہیں کہ ان گھرانوں میں جراثیم وغیرہ کو کس طریق سے مارا جاتا ہے۔ گھر میں اگر آپ ہر چیز سلیقہ سے مقررہ جگہ پر رکھنا شروع کر دیں تو بہت سی صفائی خود بخود ہو جائے گی۔ اور جتنا وقت ہم نے کسی چیز کو غلط جگہ رکھ کر بچایا تھا اس سے پانچ گنا زیادہ جو وقت ہم اس چیز کی دوبارہ تلاش میں صرف کرتے ہیں اس سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔

محلہ دارالرحمت شرقی کے ایک چھوٹے سے مکان میں حیدرآباد دکن کے ایک بہت مشہور خاندان کے بزرگ مکرم سیٹھ اعظم صاحب اور ان کی اہلیہ رہائش پذیر تھے۔ ان کا گھر کوئی پرانا تھا اور کوئی اعلیٰ قسم کی طرز تعمیر کا نمونہ نہیں تھا۔ مگر اس قدر عمدگی اور سلیقہ سے اسے صاف رکھا جاتا تھا۔ کہ دیکھ کر لطف آتا تھا۔ غسل خانہ میں فرش صاف۔ پانی کا انتظام عمدہ اور ہر چیز جگمگ کرتی سلیقے اور نفاست کی منہ بولتی تصویر ہوتی تھی۔

اس لئے گھر کی غربت یا امارت کا صفائی سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم عموماً سادگی اور گندگی کو مترادفات سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سادگی اور صفائی شائد مترادفات قرار دیئے جا سکیں۔ گندگی کو سادگی قرار دینا کچھ زیادہ ہی سادگی ہے (یا گندگی ہے؟)۔ سستا لباس' سستا جوتا اگر صاف ستھرا ہو تو وہ شخص نظروں میں جچتا ہے۔ مگر گندے لباس والا شخص اچھا محسوس نہیں ہوتا۔ خواہ قیمتی لباس ہی زیب تن ہو۔

آجکل گھروں میں چپس کے فرش عام ہیں۔ اسی طرح غسل خانوں میں واش بیسن اور فلش موجود ہیں۔ اگر ان کی روزانہ صفائی نہ کی جائے تو یہ غلیظ ہو جاتے ہیں اور غسل خانہ استعمال کرنے والا شخص گھن کرتا ہے۔ ان کی صفائی اتنی مشکل بھی نہیں۔ ذرا سا پوچا وغیرہ باقاعدگی سے پھیردیں تو یہ صاف رہتے ہیں۔ مگر بعض اچھے پڑھے لکھے افراد کے گھروں میں بھی غسل خانہ میں جا کر گھبراہٹ ہوتی ہے۔

ایک دفعہ مجھے ایک گھر میں غسل خانہ جانے کا اتفاق ہوا تو صاحب خانہ نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا کہ "صفائی بس واجبی سی ہے۔" مگر اندر جا کر محسوس ہوا کہ اس فقرے سے ان کا مطلب یہ تھا کہ صفائی ان پر واجب ہو چکی ہے۔

اگر گھروں میں روزانہ ایک وقت جھاڑو دینے اور پوچا پھیرنے کے لئے مقرر کر لیا جائے تو کبھی بھی گندگی پنپ نہیں سکتی۔

ماحول کی صفائی

صفائی سے متعلق چوتھا اور بہت اہم حصہ ماحول کی صفائی ہے۔ اس میں مغرب ہم سے بہت آگے نکل گیا ہے اور وہ ہم مشرقیوں کو غلیظ تصور کرتے ہیں۔ اور واقعی اس میدان میں ہم نے کام بھی کوئی خاص نہیں کیا۔ حالانکہ آنحضورؐ نے اس بارہ میں بہت توجہ دلائی ہے اور راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانے کے لئے خصوصیت سے ارشاد فرمایا ہے۔ بلکہ فرمایا کہ ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے صرف اس لئے بخش دیا کہ اس نے ایک دفعہ راستہ سے لوگوں کو تکلیف دینے والی ایک خاردار جھاڑی ہٹائی تھی۔

ہمارے دیہات میں رواج ہے کہ بعض خواتین گھر کو جھاڑ پونچھ کر گندگی دروازے کے باہر گلی میں پھینک دیتی ہیں۔ ہم بازار سے کوئی چیز لیتے ہیں مثلاً پھل وغیرہ تو چھلکے سڑک پر پھینکتے ہوئے بڑے فخرے کھاتے چلے جاتے ہیں۔ بچے ٹافیاں خرید کر کاغذ نہایت بے پرواہی سے راستہ میں پھینک دیتے ہیں۔ گھروں کا گندا پانی نکالنے کے لئے نالی دیوار سے باہر نکال دیتے ہیں اور وہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ گندا پانی اس سوراخ سے نکل کر اپنا راستہ خود بناتا ہوا سڑک پر مختلف زاویوں کی نالیاں بنالیتا ہے۔ یا ویسے ہی سڑکوں پر پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور جب ہمارا ہی یا کسی اور کا پھینکا ہوا پلاسٹک کا لفافہ یا کوئی اور گند ان نالیوں میں پھنس کر پانی کا راستہ روکتا ہے تو گزرنے والوں کے لئے ایک عجیب مشکل پڑ جاتی ہے۔

پلاسٹک کا لفافہ بذات خود ایک عجیب چیز ہے۔ خدا تعالیٰ نے زمین میں پیدا ہونے والی گندگی کی صفائی کا ایک بڑا عمدہ بندوبست کیا ہوا ہے۔ یعنی جس چیز کو ہم گند سمجھ کر پھینک دیتے ہیں وہی چیز کسی اور مخلوق کے لئے غذا بن جاتی ہے۔ اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ زمین سے غائب ہو جاتی ہے۔ اس عمل کو Biodegradation کہتے ہیں۔ مگر پلاسٹک ایک ایسی ایجاد ہے جس پر کوئی مخلوق بھی انحصار نہیں کرتی۔ اس قسم کی اشیاء کو Non- Biodegradable کہا جاتا ہے۔ یہ سو سال۔ دو سو سال بھی کسی جگہ پڑی رہیں تو گلتی سڑتی نہیں۔ چنانچہ ان کا ڈھیر بنتا رہتا ہے۔ لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ ان لفافوں کے استعمال کو کم کیا جائے اور بعدہ اکٹھا کر کے جلا دیا جائے۔

یہ درست ہے کہ ہمارے ملک میں سہولیات بھی موجود نہیں۔ نہ تو کسی ریڑھی والے نے کوئی ایسا ڈبہ رکھا ہوا ہے جس میں چھلکے پھینکے جا سکیں اور نہ ہی سڑکوں کے کنارے ڈسٹ بن ہیں جہاں گند پھینک دیا جائے لیکن یہ بھی درست ہے کہ یہ سہولیات اسی لئے موجود نہیں کہ ہمیں ان کا احساس ہی نہیں۔ اگر ہم احساس پیدا کریں گے تو سہولیات بھی آہستہ آہستہ حاصل ہوتی جائیں گی۔ اگر ہم سڑکوں پر کاغذ وغیرہ پھینکنے کی بجائے انہیں اٹھا کر گھر لے آئیں۔ اگر ہم گھر کے ایک کونہ میں کوڑا جلانے کے لئے ایک چھوٹا سا حصہ مخصوص کر لیں۔ اگر ہم ٹرین یا بس میں بیٹھے ہوئے۔ کوئی چیز کھا کر اس کے چھلکے کسی خالی لفافے میں ڈالتے جائیں۔ تو ہم بہت سی گندگی سے بچ سکتے ہیں۔

آنحضورؐ نے تو ماحول کی صفائی پر اس قدر زور دیا ہے کہ تمام زمین کو سجدہ گاہ قرار دے دیا اور بیوت الذکر میں پیاز وغیرہ بدبودار چیزیں کھا کر آنے سے منع فرمایا۔ مگر اس طرف ہماری

توجہ بہت کم ہے۔ پیاز کھا کر تو بہت سے لوگ بیوت الذکر میں شائد نہ آتے ہوں لیکن ایسی جرابیں پہن کر آجاتے ہیں جن سے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے ہوں۔

آجکل یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ جاگرز وغیرہ جوتوں میں سے پسینہ خارج نہیں ہوتا اور وہیں رہ کر بدبو پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے یہ بدبو جرابوں میں شامل ہو جاتی ہے اور اگر آپ کے قریب ایسی جرابوں والا کوئی شخص بیٹھا ہو تو سمجھ نہیں آتی کہ آدمی کہاں جائے؟ اور بیوت الذکر میں کسی صف کا وہ حصہ جس طرف لوگ کھڑے ہوتے ہیں الٹ بچھ جائے اور پاؤں والا حصہ سجدہ گاہ کی طرف ہو جائے تو پھر تو سجدہ کرتے ہوئے انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔

صفائی میں غلو بھی مناسب نہیں۔ بعض دوست اس حد تک صفائی کے شوقین ہوتے ہیں کہ ان کے عزیز۔ رشتہ دار۔ مہمان سب مشکل میں ہوتے ہیں۔ گھر میں مہمان جونہی داخل ہوا ان کی نظر صرف اسی بات پر ہوتی ہے کہ اس بے چارے کے ساتھ کتنی گندگی آئی ہے اور اس سے کس طرح نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ مہمان الگ مشکل میں اور میزبان الگ مشکل میں۔ یہ بھی کوئی خلق نہیں۔ صفائی کو صفائی ضرور رہنا چاہئے مگر اپنے اعصاب پر سوار کر کے اسے ایسی بدخلقی میں تبدیل نہیں ہونا چاہئے کہ شرف انسانی کی ہی تذلیل ہوتی رہے۔ اسی طرح مہمان کو بھی خیال کرنا چاہئے کہ باہر سے کیچڑ سے بھرے جوتوں کے ساتھ کسی گھر میں داخل نہ ہو۔ آخر جوتے اتارنے میں کیا حرج ہے؟

ایک اور گندی عادت جس سے آنحضور ؐ نے منع فرمایا ہے تھوک پھینکنے کی ہے اور یہ ہمارے ماحول میں خصوصاً دیہاتی ماحول میں بہت ہے۔ جہاں چاہا۔ جس طور پر چاہا تھوک پھینک دیا۔ کچی جگہ پر تو خیر گزارا ہو جاتا ہے مگر پختہ سڑک پر یا بس یا ٹرین کے اندر فرش پر تھوک پھینکنا نہایت غلیظ حرکت ہے۔ کیونکہ ان جگہوں پر مٹی میں موجود جراثیم اتنی تعداد میں نہیں ہوتے جو اس کو کھا کر ختم کر سکیں۔ چنانچہ یہ گند موجود رہتا ہے اور گزرنے والوں کے لئے کراہت کا موجب ہوتا ہے۔ اگر کسی کو لعاب دہن کی زیادتی کا اتنا ہی مسئلہ ہے تو اپنے پاس پلاسٹک کا کوئی لفافہ رکھ لے اور اس میں پھینک دے مگر شائد جگہ جگہ تھوک پھینکنے کو ہمارے معاشرہ میں مردانگی کی نشانی سمجھا جاتا ہے اور اس کا بھرپور اظہار کیا جاتا ہے۔

معاشرے میں جہاں کروڑوں انسان رہتے ہیں۔ گندگی تو بہرحال پیدا ہو گی۔ یہ خیال کہ گندگی پیدا ہی نہ ہو محض خام ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اس کی باقاعدہ صفائی کی جائے۔ ہمارے مذہب میں اس کے لئے دائیں اور بائیں کا تصور دیا گیا ہے۔ یعنی ایک ہاتھ ایسے کاموں کی صفائی کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے جو صاف نہیں اور دوسرا ہاتھ صاف کاموں کے استعمال کے لئے۔ مقصد دونوں ہاتھوں کا صفائی ہی ہے۔ مگر واضح طور پر دو راستے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مگر مقصد ایک ہی ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس مقصد کے حاصل کرنے والے ہوں۔

مکرم عبدالمالک صاحب نمائندہ الفضل لاہور

خدا کی ایک عظیم نعمت پانی

پانی نعمت رب جلیل ہے۔ حکما کہتے ہیں کہ پانی ابال کر پینا چاہئے تاکہ جراثیم ہلاک ہو جائیں۔ آج بھی دنیا کے بے شمار ممالک میں انسانوں کو پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ آج کل ڈاکٹر کثرت سے یہ تلقین کر رہے ہیں کہ بکثرت پانی پینا چاہئے بلکہ ضرورت نہ بھی ہو تو پانی پینا چاہئے اور بعض بیماریوں کا علاج پانی کثرت سے پینے میں ہے۔ پانی نہ پیا جائے تو پانی کی کمی سے ایسی بیماری ہو جاتی ہے جس سے موت واقع ہو جاتی ہے پانی کا جسم سے پسینے یا پیشاب کے ذریعے اخراج نہ ہو تو بندش پیشاب کی بیماری لگ جاتی ہے جس سے انسان مر جاتا ہے۔ سمندروں میں دریاؤں کے ذریعہ پانی جمع ہوتا ہے بعض سمندر بڑے بعض چھوٹے ہوتے ہیں مثلاً بحیرہ عرب، بحر اسود وغیرہ سمندروں میں سے بعض کا پانی سرخ ہوتا ہے جیسے بحر احمر اور بعض کا کالا جیسے بحر اسود۔ بیسویں صدی میں خدا تعالیٰ کی قرآن میں درج یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ آخری زمانہ میں دو سمندروں کو ملایا جائے گا یہ پیشگوئی نہر سویز کے بننے سے پوری ہوئی جس سے دو سمندروں کو آپس میں ملا دیا گیا۔

خدا تعالیٰ کی رحمت اور خاص فضل کو بھی پانی کہا جاتا ہے اور جس قوم سے خدا تعالیٰ ناراض ہوا اور اس کا غضب بھڑکا وہ بھی پانی کے سیلاب سے ہلاک ہوئی تھی۔ آنحضرت ﷺ کی سنت تھی جب بارش ہوتی اپنے دست مبارک باہر نکال کر بارش کے قطرہ کو جب پڑتا تو نوش فرماتے۔ ایک دفعہ بہت بادل آئے صحابہ نے عرض کیا حضور آج تو خوب بارش ہو گی۔ آپ نے فرمایا دعا کرو رحمت والی ہو۔

ایک دفعہ بہت بارش ہوئی تو آپ نے بارش بند ہونے کی دعا مانگی۔ بعض ممالک میں پانی کا جھگڑا ہوتا ہے پھر اس پانی کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لئے معاہدے ہوتے ہیں۔

اس ساری کائنات میں 75 فیصد پانی اور باقی خشکی ہے مگر دنیا میں پانی کی ترسیل کا سب سے بڑا نظام پاکستان میں ہے جس کو نہری نظام کہا جاتا ہے۔ بڑا ہی نہیں بہت بڑا پانی کا ذخیرہ بھی تربیلا ڈیم کی صورت میں موجود ہے۔

ادویات میں بھی کثیر تعداد میں ایسی ادویہ ہیں جن میں پانی کا استعمال ہوتا ہے خواہ انگریزی ہو خواہ ہومیو پیتھک یا دیسی ادویہ۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سے ایک مخلوق پانی کی پیداوار ہے ان کا گھر پانی ہے۔ قدیم زمانہ میں پانی کا حصول بہت مشکل کام تھا بلکہ سارا گاؤں ایک ہی کنویں سے پانی نکال کر استعمال کرتا تھا جس سے انسان اور جانور دونوں فائدہ اٹھاتے تھے اس سے قبل کے زمانہ میں باولی ہوتی تھی جس میں اترنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوتی تھیں ان سے پانی نکالا جاتا تھا پھر ترقی ہوئی کنویں بن گئے پھر انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا تو نلکے آئے بلکہ جس کے گھر میں ہاتھ سے چلانے والا نلکہ ہوتا تھا وہ گاؤں میں امیر آدمی متصور ہوتا تھا پھر اس میں اور ترقی ہوئی اور حکومت نے خود ٹیوب ویل لگا کر ٹینکی پانی والی بنا دی جس سے گھر گھر پانی پہنچ گیا اور پچاس سال قبل جس قدر پانی کا حصول مشکل تھا آج کا بچہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پانی چونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اس لئے اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ ضرورت کے مطابق استعمال ہو۔ کھانا پانی سے تیار ہوتا ہے مگر کھانا کھانے سے قبل اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا بھی سنت رسول ؐ ہے۔

جب انسان اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو

باقی صفحہ 6 پر

رپورٹ۔ مبارک محمود صاحب

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے زیر اہتمام نومبایعین کی

دوسری سالانہ تربیتی کلاس

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی روشنی میں نومبایعین کی تربیت کے لئے دوسری سالانہ تربیتی کلاس مورخہ 28۔ اپریل تا 5۔ مئی 2000ء دارالسلام میں منعقد کی گئی۔ پورے ملک سے جہاں جہاں بھی لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں وہاں سے ان میں سے چند نمائندوں کو چنا گیا تاکہ وہ مرکز میں رہ کر تربیت حاصل کر کے پھر واپس جا کر باقی احمدیوں کی بھی تربیت کر سکیں۔ اس غرض سے منتخب نمائندے 27۔ اپریل جمعرات کو ہی دارالسلام پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

اس کلاس کا باقاعدہ آغاز مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مربی انچارج تنزانیہ نے اپنے خطبہ جمعہ سے کیا جس میں نومبایعین کو دو بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلائی کہ نومبایعین آگے دعوت الی اللہ جاری رکھیں اور مزید بڑھتے رہیں۔ دوسرا کچھ نہ کچھ مالی قربانی میں ضرور حصہ لیں۔

اس کلاس کے انچارج مکرم یوسف عثمان کمبا آلویہ' مربی سلسلہ تھے۔ باقاعدہ ایک تعلیمی پروگرام بنایا گیا جس میں مربیان اور معلمین نے قرآن کریم کی تعلیمات' 'تاریخ احمدیت' حدیث کی ضرورت و اہمیت' دعوت الی اللہ کے گر' فقہ احمدیہ' برکات خلافت' دینی جہاد' تربیت اولاد اور نظام صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید شامل ہیں۔ علاوہ ازیں روزانہ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ بھی جاری رہا۔

اس کلاس میں پورے ملک سے 45 جماعتوں سے 250 منتخب نمائندگان شامل ہوئے۔ ان میں 9 مرکزی مربیان اور 35 معلمین شامل ہیں۔

تنزانیہ کے جنوبی ریجن سونگیا (Songea) کے 12 گاؤں کے ایک نواحمدی چیف جو صرف دو ماہ قبل احمدی ہوئے تھے تربیتی کلاس میں حاضر رہے۔

روزانہ پروگرام میں تدریس کے علاوہ نماز تہجد اور پانچوں نمازیں اور خصوصی درس کا انتظام تھا۔ نماز عشاء کے بعد ویڈیو بھی دکھانے کا انتظام تھا جس سے حاضرین نے بہت فائدہ اٹھایا۔

اس کلاس کا اختتام مورخہ 5۔ مئی بعد نماز فجر مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب سے ہوا جس میں انہوں نے نمائندگان کو تلقین کی کہ جو کچھ بھی انہوں نے حاصل کیا ہے اسے یاد رکھیں اور ان کے جو نومبایعین ساتھی یہاں حاضر نہیں ہو سکے انہیں بھی واپس جا کر سکھائیں تاکہ وہ بھی جماعت کے بدن کا صحت مند جزو بن سکیں۔ اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے تاثرات تھے کہ یہ عرصہ بہت کم تھا پھر بھی انہوں نے اتنا کچھ سیکھا ہے کہ وہ تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اس کلاس میں شامل ہونے سے انہیں اس جماعت کی سچائی پر ایمان مزید پختہ ہو گیا ہے۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کلاس کے اچھے نتائج مرتب کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 16۔ جون 2000ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

ریڈار - جادو کی آنکھ

ریڈار انسان کی انتہائی ترقی یافتہ ایجادات میں سے ایک ہے۔ اور جس وسیع پیمانے پر زندگی کے بے شمار مختلف شعبوں میں یہ استعمال ہوتا ہے اسکی شاید اور کوئی مثال نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا الیکٹرانک آلہ ہے جو ساکن یا متحرک اشیاء کی موجودگی کا پتہ لگاتا ہے۔ یہ آلہ ان اشیاء کی سمت' فاصلہ' بلندی اور رفتار کے بارے میں فوری طور پر صحیح اور یقینی معلومات فراہم کردیتا ہے جو اتنی دور ہوں کہ انسانی آنکھ انہیں دیکھنے کا تصور بھی نہ کرسکے۔ اتنے فاصلے کے باوجود ریڈار ایک چھوٹے سے پروانے کے بارے میں بھی ایسی ہی قطعی معلومات فراہم کرسکتا ہے جیسی کہ ایک بڑے پہاڑ کے متعلق۔ حتیٰ کہ رات کے اندھیرے میں اور شدید بارش۔ دھند اور برف باری کے دوران بھی جبکہ موسم ایسا طوفانی ہو کہ کچھ بھائی نہ دیتا ہو ریڈار ٹھیک ٹھیک معلومات فراہم کردیتا ہے۔ ان صلاحیتوں کی وجہ سے ریڈار بے شمار شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات سرانجام دیتا ہے۔ پائلٹ ایسی ایئرپورٹ پر جہاں دن میں ہزاروں جہاز اترتے چڑھتے ہوں اور بیک وقت کئی جہاز ایئرپورٹ کے اوپر مختلف بلندیوں پر اپنے لینڈ کرنے کی باری کے انتظار میں چکر لگا رہے ہوتے ہیں ریڈار کا ہی سہارا لیتے ہیں۔ خراب موسم یا رات کے اندھیرے میں بحری جہاز سمندر میں موجود دوسرے جہازوں' آئس برگ' کسی چٹان یا ایسی ہی کسی خطرناک چیز سے بچنے کیلئے ریڈار استعمال کرتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کسی دوسرے ملک کے ہوائی جہازوں یا میزائلوں کے اچانک حملہ سے باخبر رہنے کیلئے ریڈار کا سہارا لیتے ہیں۔ موسم کی پیشین گوئی کرنے اور بڑھنے والے طوفان باد وباراں یا سمندری طوفانوں کے بارے میں پیشگی اطلاع دینے کیلئے ریڈار ہی کام آتے ہیں۔ سائنسدان زمین کی اوپر کی فضا اور دور دراز کے سیاروں اور انکے سیارچوں کے بارے میں ریسرچ کرنے کیلئے ریڈار پر ہی انحصار کرتے ہیں۔

ریڈار کیا ہے؟

لفظ ریڈار RADAR دراصل چار الفاظ کا مخفف ہے۔

Radio Detection And Ranging

تقریباً ہر ریڈار اس اصول پر کام کرتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں معلومات درکار ہوں اسکی طرف ریڈیائی لہریں چھوڑتا ہے جو روشنی کی رفتار سے سفر کرتی ہوئی یعنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو صد بیاسی میل فی سیکنڈ۔ اس چیز سے ٹکرا کر واپس منعکس ہو کر آتی ہیں۔ ان لہروں کو جتنا وقت واپس ریڈار تک آنے میں لگتا ہے وہ اس چیز کا فاصلہ ظاہر کرتا ہے مثلاً اگر دو سیکنڈ میں واپس آئی ہیں تو

186282+186282=372564 میل

اور جس سمت سے لہریں منعکس ہو کر واپس آ رہی ہیں وہ اس چیز کے مقام کا تعین کرتی ہیں۔ ریڈار اپنی شکل وصورت اور سائز کے لحاظ سے کئی اقسام کے ہوتے ہیں لیکن ان میں کام کرنے والے آلات ایک سے ہی ہوتے ہیں۔ ہر ریڈار میں ایک ٹرانسمیٹر ہوتا ہے جو ریڈیائی لہریں پیدا کرتا ہے اور ایک اینٹینا Antenna ہوتا ہے جو ان لہروں کو آگے نشر کرتا ہے اور منعکس ہو کر واپس آنے والی لہروں کو وصول بھی کرتا ہے۔ ایک رسیور Receiver ان وصول ہونے والی لہروں کو مزید طاقتور بناتا ہے اور پھر ایک ٹیلی ویژن کی پکچر ٹیوب Picture Tube جیسی ٹیوب ہوتی ہے جسے Display کہا جاتا ہے جس پر آنے والی لہریں روشنی کے نقطوں یا اس چیز کے عکس کی صورت میں نظر آتی ہیں جہاں سے وہ منعکس ہو کر آرہی ہیں۔

ریڈار کے استعمالات

1- جہازوں کی آمد ورفت۔ ہر ایئرپورٹ پر ریڈار کنٹرولر کو ایئرپورٹ کی طرف آنے والے ہر جہاز کے بارے میں اس وقت علم ہو جاتا ہے جب ابھی جہاز 50 میل کے فاصلہ پر ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ دوسرے جہازوں سے محفوظ رکھنے کیلئے اس جہاز کے ایئرپورٹ کی طرف آنے کے صحیح راستہ کا تعین کرتا ہے اس طرح خراب موسم میں جب پائلٹ کو ایئرپورٹ ٹھیک طرح نظر نہ آرہا ہو تو وہ اسکو رن وے پر اترنے کیلئے مناسب معلومات اور ہدایات دیتا ہے۔ اکثر جہازوں میں خود انکے اپنے ریڈار بھی لگے ہوتے ہیں جو پائلٹ کو جہاز کی بلندی کے بارے میں معلومات مہیا کرتے رہتے ہیں اور آنے والے طوفان کے بارے میں بروقت مطلع کردیتے ہیں تاکہ پائلٹ اپنا راستہ تبدیل کرکے اس طوفان سے بچ جائے۔

2- بحری جہازوں کی آمد ورفت۔ ہر بڑے چھوٹے جہاز بلکہ اچھی قسم کی کشتیوں تک میں ریڈار لگے ہوتے ہیں جو رات کے اندھیرے اور خراب موسم میں رہنمائی کرتے ہیں۔ نیز کھلے سمندر کے بعد کسی ساحل کے قریب آنے پر جہازوں کی رہنمائی کیلئے تیرتے ہوئے Buoys کم گہرے پانی اور دیگر ساحل کی نشانیوں کے بارے میں اطلاع دیتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہازوں کی ایئرپورٹ کی طرح بڑی بڑی بحری بندرگاہوں میں آنے جانے والے بحری جہازوں کو اچھے برے ہر موسم میں حفاظت اور رہنمائی مہیا کرنا۔ اپنی سمندری حدود میں غیر ملکوں کے جہازوں کی موجودگی اور کسی گمشدہ جہاز یا کشتی کے بارے میں معلومات حاصل کرنا یہ سب ریڈار کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

3- فوجی مقاصد کیلئے۔ کسی غیر ملک کے طیاروں کے ملکی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے کے عمل کی نگہداشت کیلئے لمبے فاصلوں کے ریڈار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے ریڈارز کا ایک جال سارے ملک میں بچھایا جاتا ہے جو سارے ملک کی فضائی حدود کی نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح دشمن کے طیاروں یا میزائلوں کے اچانک حملوں سے ہوشیار رہنے کیلئے بھی ایسے ریڈار کے جال کی ضرورت ہوتی ہے۔ سمندری حدود کی نگرانی بھی اس میں شامل ہے کہ دشمن کے بحری جنگی جہاز یا آبدوزیں اچانک حملہ نہ کر دیں۔ بڑے بڑے ممالک نے جو مصنوعی سیارے خلا میں چھوڑ رکھے ہیں وہ دوسرے ملکوں کی جاسوسی کرتے ہیں۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں سینکڑوں جاسوس جہاز خلا میں چکر لگا رہے ہیں۔ ان سب کے بارے میں امریکہ کا ریڈار کا ایسا نظام قائم ہے جو روزانہ ایسے مصنوعی سیاروں کے بارے میں بیس ہزار کے قریب رپورٹیں جمع کرتا ہے اور پھر اس کی چھان بین کی جاتی ہے کہ ان میں سے کوئی ہمارے ملک کی جاسوسی کرنے والا تو نہیں ہے۔ اس کے برعکس اپنے ریڈار بردار جہاز اور مصنوعی سیارے دوسرے ملکوں کے بارے میں ایسی جاسوسی کرکے خفیہ رپورٹیں جمع کرتے رہتے ہیں جب کوئی نیا میزائل بنایا جاتا ہے اور اسے تجربہ کیلئے چھوڑا جاتا ہے تو اسکی کارکردگی اور رینج کے بارے میں ریڈار ہی اطلاع مہیا کرتا ہے۔ دشمن کے فوجی ٹھکانوں' ٹینکوں اور بحری جہازوں وغیرہ پر بمباری کرنے یا میزائل داغنے کیلئے بھی ریڈار کی مدد لی جاتی ہے۔ اس طرح طیارے اپنے ریڈار کے ذریعے دشمن کے خلاف اہداف پر ٹھیک ٹھیک نشانہ لگا سکتے ہیں حتیٰ کہ رات کا اندھیرا یا خراب موسم بھی انکی راہ میں اس ریڈار کی وجہ سے حائل نہیں ہو سکتا۔

4- ٹریفک پولیس کے کام۔ سڑکوں پر گاڑیوں کی حد رفتار سے تیز رفتار کو چیک کرنے کیلئے پولیس ریڈار استعمال کرتی ہے اور 400 گز کے فاصلے سے اسے کسی کار کی حد سے زیادہ تیز رفتاری کا پتہ چل جاتا ہے۔ ریڈار کا اینٹینا کار کی باہری جانب لگا ہوتا ہے جو ریڈیو کی ایک خاص فریکوئنسی کی لہر خارج کرتا ہے یہ لہر کار سے ٹکرا کر واپس آتی ہے ایک قانون جسے Doppler Effect کہا جاتا ہے کے تحت جب کوئی چیز ریڈار کی طرف آرہی ہو تو اس سے منعکس ہونے والی لہر اسکی طرف بھیجی جانے والی لہر سے بڑی فریکوئنسی کی ہوگی اور جب وہ چیز دور جا رہی ہو تو منعکس ہو کر آنے والی لہر نسبتاً کم فریکوئنسی کی ہوگی۔ اب جتنا زیادہ فرق بھیجی جانے والی اور منعکس ہو کر آنے والی فریکوئنسیوں میں ہوگا اتنی ہی زیادہ رفتار اس کار کی ہوگی۔ تو اس طرح پولیس والے دور سے ہی کار کی زیادہ رفتار کا اندازہ لگا کر اسے پکڑ لیتے ہیں۔ اسی قانون کو فوج میں بھی استعمال کرکے تیز رفتار جہازوں اور میزائلوں وغیرہ کی رفتار کا پتہ چلا کر ان پر ٹھیک ٹھیک نشانہ سے راکٹ اور میزائل وغیرہ فائر کیا جاسکتا ہے۔

ریڈار کے حصے اور بناوٹ

ریڈار سائز کے لحاظ سے بے شمار قسموں کے ہیں۔ مثلاً موٹر سائیکل سوار ٹریفک پولیس جو گاڑیوں کی تیز رفتاری چیک کرتی ہے کے پاس جو ریڈار ہوتے ہیں وہ اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ انکو ایک ہاتھ میں آسانی سے پکڑا جاسکتا ہے اور ان کا وزن صرف 4 پونڈ ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل دوسرے سیاروں اور خلائی اجسام کا مشاہدہ کرنے والے ریڈار کے اینٹینا کا قطر ایک ہزار فٹ ہوتا ہے اور اس ریڈار کیلئے ایک بڑی عمارت درکار ہوتی ہے۔ ریڈار کے مندرجہ ذیل اہم حصے ہوتے ہیں۔

1- اوسی لیٹر Oscillator۔ جو خاص یکساں فریکوئنسی کا کم طاقت کا برقی سگنل پیدا کرتا ہے۔

2- ماڈیولیٹر Modulator۔ ریڈار دو قسم کی لہریں نشر کرتے ہیں ایک وہ جو لگاتار لمبا سگنل پیدا کرتا ہے اور ایک وہ جو وقفہ وقفہ سے چھوٹے چھوٹے سگنل تیز رفتاری سے چھوڑتا ہے۔ لگاتار سگنل میں ماڈیولیٹر فریکوئنسی کو تبدیل کرتا رہتا ہے جبکہ وقفہ وقفہ والے سگنل میں یہ تیزی سے بٹن کو آف آن کرتا ہے۔

3- ٹرانسمیٹر Transmitter۔ یہ اوسی لیٹر کے پیدا کئے ہوئے ہلکے سگنل کو بہت طاقتور بنا دیتا ہے۔

4- ڈوپلر Dupler۔ اس کا کام ٹرانسمیٹر کے طاقتور سگنل کو رسیور تک پہنچنے سے روکنا اور منعکس ہو کر آنے والے کمزور سگنل کو رسیور تک پہنچانا ہے۔

5- اینٹینا۔ یہ ریڈار کی لہروں کو نشر کرتا اور منعکس ہو کر آنے والی لہروں کو وصول کرتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک Horn جو ریڈیو لہروں کو نشر کرتا ہے اور دوسرا ریفلیکٹر Reflector جو ان لہروں کو پھیلنے سے روکتا اور ایک تنگ پٹی کی شکل میں آگے بھیجتا ہے تاکہ وہ دور تک سفر کرسکیں۔

6- رسیور Receiver۔ اینٹینا جن مدھم آوازوں کو فضا میں سے وصول کرتا ہے رسیور انہیں طاقتور بناتا ہے اور شور وغیرہ سے پاک کرکے انکو زیادہ صاف پیغامات میں تبدیل کرتا ہے۔

7- پروسیسر Processor۔ منعکس ہو کر آنے والی لہروں میں سے غیر ضروری لہروں کو خارج کرکے صرف ضروری لہروں کو وصول کرکے آگے بھیجتا ہے۔ مثلاً حرکت کرنے والے ہوائی جہاز کی لہروں کو وصول کرے گا اور کسی ساکن پہاڑ سے منعکس ہو کر آنے والی لہروں کو نظر انداز کردے گا۔

8- Display۔ ٹی وی سیٹ کی طرح کی پکچر ٹیوب جس پر ریڈار تمام جمع شدہ معلومات کو دکھاتا ہے۔ مثلاً ٹریفک پولیس کا ریڈار ایک میٹر پر گاڑی کی رفتار دکھائے گا۔ سکرین پر موجود کسی ظاہر ہونے والے دھبہ کا مرکز سے جتنا فاصلہ ہوگا

اسی قدر اس چیز کا ریڈار سے فاصلہ ہوگا۔ یا سکرین پر کوئی حرکت کرنے والا دھبہ ایک خاص جگہ تک فاصلہ طے کرنے میں جتنا وقت لے گا اسی قدر اس چیز کی رفتار ہوگی۔ اسی طرح اس چیز کی بلندی ظاہر ہو جائے گی۔

9- ٹائمر Timer ریڈار کے تمام حصوں کی کارکردگی کو جانچنے کیلئے کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں ٹائمر باقی تمام حصوں کو وقتاً فوقتاً آن اور آف کرتا رہتا ہے۔

تمام ریڈار سائز میں مختلف ہونے کے باوجود ایک ہی اصول پر کام کرتے ہیں۔ وہ ایسے سگنلز بھیجتے ہیں جن کو الیکٹرومیگنیٹک ویوز Electromagnetic Waves کہا جاتا ہے۔ یہ لہریں ریڈیائی لہریں بھی ہو سکتی ہیں اور روشنی کی لہریں بھی۔ اکثر ریڈار ریڈیائی لہریں ہی پیدا کرتے ہیں جو ایک میگا ہرٹز (MHz) فریکوئنسی سے لے کر پچاس ہزار MHz کی اونچی فریکوئنسی تک ہوتی ہیں۔ چھوٹی فریکوئنسی کی لہریں زیادہ کام آتی ہیں کیونکہ یہ بادلوں 'بارش' دھند میں سے آسانی سے دیکھ لیتی ہیں اور اس لئے اکثر جہازوں اور بحری جہازوں میں یہی کام آتی ہیں جبکہ بہت اونچی فریکوئنسی کی لہریں بہت کم چوڑی لہر پیدا کرکے دور کی چیزوں کی چھوٹی چھوٹی تفاصیل بھی صحیح بتا سکتی ہیں مثلاً چاند پر اترنے کیلئے ناہموار نوکیلی چٹانوں اور ہموار جگہ کے درمیان فرق کرکے مناسب جگہ کا انتخاب کرنا۔ ایسی اونچی فریکوئنسی کی لہریں آپٹیکل Optical ریڈار پیدا کرتے ہیں جو روشنی کی لہروں کی صورت میں ہوتی ہیں اور ایک ارب فریکوئنسی تک ہوتی ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

اس وقت بھی اس کو پانی سے غسل دیا جاتا ہے وہاں بھی پانی ہی استعمال ہوتا ہے اور جب دنیا میں آتا ہے تو بھی پانی سے غسل دیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اس قدر بیمار ہو جائے کہ منہ کے ذریعہ کھانا نہ کھا سکتا ہو تو ڈاکٹر اس کو ڈرپ لگاتے ہیں جو کہ پانی کا محلول ہوتا ہے۔ جن بچوں میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے ڈاکٹر او۔ آر۔ ایس پلانے کا کہتے ہیں جس میں پانی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس دنیا میں سب سے بڑا ظلم جو کیا جاتا ہے اس میں پانی کا بند کرنا ہے۔ پانی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوبی پیدا کی ہے کہ گرمیوں میں جس قدر نکالو گے ٹھنڈا پانی آئے گا اور سردیوں میں جس قدر پانی نکالو گے گرم پانی یا کم ٹھنڈا پانی ہی نکل آتا ہے۔ دنیا کے جس قدر شہر ساحل سمندر پر واقع ہیں وہاں پینے کے پانی کی قلت ہے۔ پانی کو جس قدر باندھ ہو وہ خود بخود اپنا راستہ بنا لیتا ہے اور کسی جگہ رکتا نہیں۔

جو پانی بہہ رہا ہو وہ صاف پانی ہوتا ہے مثلاً دریا چشمہ وغیرہ کا پانی۔ جن اقسام کے عذابوں سے بچنے کے لئے دعائیں ہیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پانی کے عذاب سے محفوظ رکھے کیونکہ تاریخ گواہ ہے کہ ایک نافرمان قوم کو پانی کے عذاب نے صفحہ ہستی سے مٹا دیا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 32841 میں صادقہ کنول بنت مکرم مبشر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 16 بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدیو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ صادقہ کنول چک سدیو ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد وصیت نمبر 25080 والد موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد امین سیکرٹری مال چک سدیو۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32842 میں احمد اسمٰعیل ولد مبشر احمد صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدیو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احمد اسمٰعیل چک سدیو P/O مراکیوال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد وصیت نمبر 25080 گواہ شد نمبر2 محمد امین سیکرٹری مال چک سدیو ضلع سیالکوٹ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32843 میں خیر النساء بیوہ غلام محی الدین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال بیعت 1936ء ساکن محلہ قاسم آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- مکان برقبہ 10 مرلہ مالیتی/600000 لاکھ روپے کا 1/8 حصہ مالیتی/75000 روپے۔ 2- زیور طلائی وزنی 20 گرام مالیتی/....... 3- حق مہر 40 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ خیر النساء مکان نمبر 97/9 B گلی نمبر4 محلہ قاسم آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر1 ممتاز احمد محلہ قاسم آباد راولپنڈی گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد محلہ قاسم آباد راولپنڈی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32844 میں ثریا اختر بنت علی گوہر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر1-L-52/2 ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-2-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ترکہ والد مرحوم سے ورثہ 4 کنال مالیتی/100000 روپے۔ 2- زیورات وزنی ساڑھے آٹھ تولہ مالیتی/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ثریا اختر چک نمبر1-L-52/2 ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر محمد اقبال وصیت نمبر 23680 گواہ شد نمبر2 جمیل احمد طاہر معلم وقف جدید چک نمبر1-L-52/2۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32845 میں نازیہ منصور زوجہ عمر منصور کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 117 چوہر مغلیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-18 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 15 مالیتی/82500 روپے۔ 2- حق مہر/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نازیہ منصور چک نمبر 117 چوہر مغلیاں P/O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد خالد معلم وقف جدید وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر2 منصور احمد وصیت نمبر 16087۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32846 میں ریاض احمد ولد صوفی غلام محمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ زراعت عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 117 چوہر مغلیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- ترکہ والدین سے زمین ڈیڑھ ایکڑ واقع چک نمبر 117 چوہر مغلیاں ضلع شیخوپورہ مالیتی/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سردار مظفر احمد بلال صاحب ڈوگر مربی سلسلہ نظارت اشاعت شعبہ سمعی و بصری ربوہ لکھتے ہیں مکرم سردار منور احمد مجتبیٰ ڈوگر صاحب آف کماس حال 43/19 دارالرحمت وسطی ربوہ ابن مکرم سردار محمد ابراہیم صاحب ڈوگر مورخہ 29۔جون 2000ء کو وفات پاگئے ہیں۔

آپ محترم سردار نور احمد مرتضیٰ صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ کے چھوٹے بھائی تھے مرحوم کی عمر تقریباً 50 سال تھی۔ مرحوم کا جنازہ مورخہ 30۔جون 2000ء کو بیت المبارک میں بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے پڑھایا۔ جس کے بعد قبرستان عام میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم مقبول حسین ضیاء صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی مرحوم نے بیوہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

مرحوم نہایت زندہ دل' غریب پرور' اور پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ احباب کرام سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ صباعروج صاحبہ بنت منصور احمد شاہد صاحب طالبہ یونیق سکالرز اکیڈمی نے امسال مڈل سٹینڈرڈ کے بورڈ کے امتحان میں 685/800 نمبر حاصل کرکے ربوہ بھر کے تمام پرائیویٹ سکولوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک کرے اور یہ کامیابی آئندہ کی مزید ترقیات اور کامیابیوں کا پیش خیمہ بنادے۔ آمین

ولادت

○ مکرم سید داؤد احمد شاہ صاحب انسپکٹر مال کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام فواد احمد عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادم دین اور سعادت مند بنائے۔

درخواست دعا

○ مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر) کے چچا محترم محمد یعقوب صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ دل کی تکلیف کے باعث چند دن C.C.U فضل عمر ہسپتال میں داخل رہے۔ اب گھر واپس آچکے ہیں۔ دل کو خون سپلائی کرنے والی شریان متاثر ہے۔ ڈاکٹروں نے مکمل بیڈ ریسٹ کا مشورہ دیا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم و محترم محمود احمد منیر صاحب مربی سلسلہ کھرپہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم لال دین ولد عطاء محمد صاحب چارکوٹ (انڈیا) حال میرا بھڑ کا میرپور آزاد کشمیر مورخہ 26 جون 2000ء کو بعمر 75 سال وفات پاگئے۔ آپ موصی تھے آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور مورخہ 27 جون 2000ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک میں نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے پڑھائی۔ تدفین کے بعد دعا محترم مولانا بشیر احمد قمر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے کروائی مرحوم کے تین بیٹے واقف زندگی ہیں ایک خاکسار محمود احمد منیر مربی سلسلہ' مکرم مبشر احمد ارشاد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور مکرم طارق محمود صاحب معلم وقف جدید احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ممتاز اشرف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن مورخہ 12-7-2000 کو لندن میں بعمر 65 سال وفات پاگئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جنازہ پڑھایا مرحومہ موصیہ تھیں۔ مکرم افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ U.K اور مکرم رشید احمد ایاز صاحب "ایاز میڈیکل ہال" رحمت بازار ربوہ کی ہمشیرہ تھیں۔

احباب سے موصوفہ کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 6

کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ریاض احمد ساکن چک نمبر 117 چھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 محمود احمد خالد وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر2 منصور احمد وصیت نمبر 16087 صدر جماعت احمدیہ۔

☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

واجپائی کے تین وزیروں کا استعفیٰ

بھارتی صوبے مہاراشٹر کی حکومت نے انتہا پسند ہندو تنظیم شیو سینا کے لیڈر بال ٹھاکرے کے متنازعہ بیانات پر ان کے خلاف کارروائی کرنے کا جو اعلان کیا اس پر تین مرکزی وزراء ناراض ہو کر مستعفی ہو گئے ہیں بال ٹھاکرے کی گرفتاری کا حکم دے دیا گیا ہے۔ ہندو مسلم فسادات کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔

امریکی میزائل دفاعی نظام

امریکہ نے کہا ہے کہ ہمارا میزائل دفاعی نظام غیر ذمہ دار ممالک کے حملے روکنے کے لئے ہے۔ روس اور چین کی تشویش درست نہیں۔

افغانستان میں بدترین خشک سالی

افغانستان میں بدترین خشک سالی کے باعث 16 لاکھ افراد کے بھوکوں مرنے کا خطرہ ہے۔ اقوام متحدہ نے امدادی پروگرام شروع کردیا ہے۔ خوراک کے عالمی ادارے نے لاکھوں افغانوں کے لئے 5 کروڑ ڈالر کی امداد کا اعلان کیا ہے۔

بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ

بھارت نے اسرائیل کے ساتھ تعلقات میں سرگرمی پر عرب ممالک کی تشویش دور کرنے کے لئے عرب سفیروں کا اجلاس طلب کر لیا ہے جس میں اسرائیل کے ساتھ تعلقات کی وضاحت کی جائے گی۔ نئی دہلی میں عرب نمائندے نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عرب ممالک نے خطہ میں ایٹمی ہتھیاروں سے پاک کرنے کے این پی ٹی پر دستخط کررکھے ہیں۔ بھارت اسرائیل گٹھ جوڑ ہمارے موقف کے خلاف ہے۔

میزائلوں سے حملہ

مجاہدین نے ضلع کپواڑہ میں بھارتی فوج کے ہیڈکوارٹر پر میزائلوں سے حملہ کرکے اس کا موٹر پول تباہ کردیا ہے 25 ٹرکوں کے ذریعہ لایا جانے والا اسلحہ بھی میزائلوں کے حملہ سے تباہ ہو گیا۔ لشکر طیبہ نے ڈوڈہ۔ سرکوٹ اور حزب المجاہدین نے راجوری میں فائرنگ کرکے متعدد فوجیوں کو ہلاک کردیا۔ جھڑپوں کے دوران مجاہد کمانڈر عمر' لاہور کا مجاہد غلام مصطفیٰ اور حرکت الجہاد کا وقاص بھی جاں بحق ہو گیا۔ بھارتی فوج نے بارہ مولا میں دوران حراست 4 کشمیری نوجوانوں کو شہید کردیا ہے۔

فلپائن میں یرغمالی رہا

فلپائن کے عسکریت پسندوں نے 38 یرغمالیوں میں سے 7 ملائشی افراد کو رہا کردیا ہے یرغمالیوں کو جنوبی فلپائن کے جزیرے جولو سے پکڑا گیا تھا اور تاوان کی رقم ملنے پر ملائشی یرغمالیوں کو رہا کردیا۔

فجی کے صدر بیمار پڑ گئے

فجی کے نامزد وزیراعظم نے کہا ہے کہ نئی کابینہ کی حلف برداری کی تقریب ملتوی کردی گئی ہے جس کی وجہ صدر مملکت کا بیمار ہونا ہے۔

کوسوو میں ہنگامے

کوسوو میں ہنگامے اس وقت شروع ہو گئے جب بوسنیائی باشندے کو پہنچنے والے سرب کو امن فوج نے گرفتار کرلیا۔ جس پر اقوام متحدہ کی فوج کے خلاف زبردست ہنگامے ہوئے۔

برطانوی ہسپتال کو 26 لاکھ جرمانہ

برطانیہ کی ایک عدالت نے لاپرواہی برتنے پر لندن کے ایک مقامی ہسپتال کو 26 ملین پونڈز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ فٹ وڈ تارڈ ہسپتال کی انتظامیہ نے ایک مریضہ کو ہسپتال داخل کرنے میں تاخیر کی جس سے اس کی شریان پھٹ گئی۔

240 فوجی ہلاک

چاڈ میں باغیوں نے زبردست لڑائی کرکے 240 فوجیوں کو ہلاک کردیا ہے۔ اور چار گھنٹے کی خونریز لڑائی کے بعد بردائی پر قبضہ کرنے کا بھی باغیوں نے اعلان کیا ہے۔

ارجنٹائن میں شدید سردی

ارجنٹائن میں شدید سردی کی وجہ سے 38 افراد ہلاک ہو گئے ہیں ان دنوں ارجنٹائن میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی 5 درجے کم ہو گیا ہے۔

نیپال میں تودہ گرنے سے ہلاکتیں

نیپال میں مٹی کا تودہ گرنے سے 15 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ ہلاک شدگان کا تعلق ایک ہی خاندان سے تھا۔

بھارت میں شدید بارشیں

بھارت کے صوبہ راجستھان' گجرات' مہاراشٹر اور ہماچل پردیش میں بارشوں کے نتیجہ میں مکانات گرنے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 290 ہو گئی ہے۔ موسلا دھار بارشوں سے ٹرینوں کی آمدورفت بھی معطل ہو گئی۔

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے 15 کارکن گرفتار

بنگلہ دیش کے جنوبی ساحلی شہر چاٹگام میں حکمران عوامی لیگ کی طلباء تنظیم بنگلہ دیش سٹوڈنٹ لیگ کے دس افراد کے قتل کے بعد پولیس نے جماعت اسلامی کی طلبہ تنظیم اسلامی چھاترو کے 15۔ کارکنوں کو گرفتار کرلیا ہے۔ اس سے طلباء تنظیموں کے درمیان صورت حال بے حد کشیدہ ہو گئی ہے۔ دونوں تنظیموں کے درمیان جھڑپیں روکنے کے لئے پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات کردیئے گئے ہیں۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 20 جولائی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ
جمعہ 21 جولائی۔ غروب آفتاب۔ 7-15
ہفتہ 22۔ جولائی۔ طلوع فجر۔ 3-40
ہفتہ 22۔ جولائی۔ طلوع آفتاب 5-15

حج اخراجات میں اضافہ

وفاقی حکومت نے نئی حج پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس کے تحت حج کے اخراجات میں 22ء7 فیصد اضافہ کر دیا گیا۔ کراچی سے حج کے واجبات 86 ہزار اور باقی شہروں سے 90 ہزار 528 روپے ہونگے۔ اس سال ایک لاکھ 5 ہزار پاکستانی حج کریں گے۔ حج درخواستیں 2۔ اگست سے وصول کی جائیں گی۔

قائم مقام صدر مجھے بنا دیا جائے

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ اگر قائم مقام صدر ضروری ہے تو مجھے بنا دیا جائے۔ نواز شریف فوری تقرری نہیں چاہتے۔ پارٹی رہنماؤں کا اصرار بڑھا تو یہ مطالبہ کروں گی۔ ریڈیو تہران نے کہا کہ سابق وزیراعظم اور ان کے ساتھیوں کا خیال ہے کہ رابطہ کمیٹی پارٹی اتحاد کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ مسلم لیگ کی عاملہ اور پارلیمانی پارٹی کا اجلاس اب 30 جولائی کو ہو گا اس میں پارٹی الیکشن پر بات چیت ہو گی۔

نئے ڈیموں سے سندھ کو فائدہ ہو گا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نئے ڈیموں کی تعمیر سے سندھ کو زیادہ فائدہ ہو گا۔ ملک میں موجود پانی کے ذخائر پانی کی مکمل ڈیمانڈ پوری نہیں کر سکتے۔ نئے ڈیم بہت ضروری ہیں۔ یہ مسئلہ فوری توجہ کا طالب ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے ڈیموں کی ضرورت کے بارے میں میڈیا اور عوامی نمائندے سندھ والوں کو حقائق بتائیں۔ موجودہ ڈیموں کی عمر کم ہو رہی ہے اس سے سندھ سب سے زیادہ متاثر ہو گا۔ اس لئے نئے ڈیموں سے سندھ کو ہی سب سے زیادہ فائدہ ہو گا۔

جناح بیراج پر چھوٹا ڈیم بنانے کی منظوری

حکومت نے جناح بیراج پر چھوٹا ڈیم بنانے کی منظوری دے دی ہے۔ کالاباغ کے مقام پر بننے والے 96 میگاواٹ کے اس ڈیم پر 9۔ ارب روپے خرچ ہونگے۔ تعمیر کیلئے جاپانی کمپنی میروبین سے مذاکرات شروع ہو گئے۔ واپڈا نے شمالی علاقہ جات میں 5 ہائیڈل پاور پراجیکٹس کی فیزی بیلیٹی رپورٹ تیار کرنا شروع کر دی۔ ان میں سے دو پراجیکٹس کی رپورٹ اس سال کے آخر تک پیش کی جائے گی۔

آفیشل سیکرٹ ایکٹ ختم کیا جائے

بیگم کلثوم نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ ختم کیا جائے۔ آدھا ملک چلا گیا ہمیں وجہ تک نہیں بتائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ میرے اندر اللہ نے اتنی قوت بھر دی ہے کہ پرویز مشرف کو سرنڈر ہونا پڑے گا۔ عدلیہ سے انصاف کی توقع فضول ہے۔ ایٹمی پروگرام کی وجہ سے ایک وزیراعظم کو پھانسی ہوئی دوسرا قید میں ہے۔

ایسا قانون قومی سلامتی کا تقاضا ہے

ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ آفیشل سیکرٹ ایکٹ قومی سلامتی کا تقاضا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں ایسے قوانین موجود ہیں جن کا مقصد ملک کے وجود کے لئے نقصان دہ اطلاعات کو ظاہر کرنے پر پابندی عائد کرنا ہے۔ اس ایکٹ کے خاتمے کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔ ترجمان نے کہا کہ کرپٹ شوہروں بیویوں اور دیگر رشتہ داروں کے احتساب کیلئے فوج اور پوری قوم متحد ہے۔ بیگم کلثوم نواز مسلسل یہ تاثر دے رہی ہیں کہ جنرل پرویز مشرف اور فوج کی پالیسیاں الگ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں قوم اور فوج کا مکمل اعتماد حاصل ہے۔ ملکی دولت لوٹنے والوں کو سرکاری عنوان یا سیاسی حیثیت کا سہارا لیکر بچنے کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔

سزا بھگتنے کو تیار ہوں

سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ میں برسوں کی سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ انصاف کا خون ہو رہا ہے۔ جرنیلوں کی بات مان لیتا تو آج قید نہ ہوتا۔ نیب دراصل نواز احتساب بیورو ہے۔ جس کا مقصد شریف خاندان سے انتقام لینا ہے۔ حکمرانوں کا بس چلے تو مجھے راتوں رات پھانسی دے دیں۔ احتساب عدالت کے جج اور نواز شریف کے درمیان نوک جھونک ہوتی رہی۔ نواز شریف نے کہا کہ جج صاحب آپ کو جلدی کیا ہے۔ فاضل جج نے کہا کوئی جلدی نہیں۔ 30 دن میں فیصلہ کرنا تھا۔ 60 دن ہو چکے ہیں۔ فاضل جج نے کہا کہ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آپ پر کرپشن کا کیس نہیں۔ اثاثے چھپانے کا کیس ہے۔ ہیلی کاپٹر ریفرنس میں سماعت مکمل ہو گئی ہے۔ فیصلہ ہفتہ کے روز سنائے جانے کی توقع ہے۔

بجلی 23 فیصد مہنگی کرنے کا اعلان

خیال ہے کہ ایک دو دنوں میں بجلی کے نرخ 23 فیصد بڑھا دیئے جائیں گے۔ بجلی کی قیمتوں میں جلد اضافہ یقینی ہے۔ نیپرا کے چیئرمین نے کہا ہے کہ واپڈا پر نرخ بڑھانے کے لئے زبردست دباؤ ہے۔

تین مسلم لیگی لیڈر گرفتار

23۔ مارچ 2000ء کو مسلم لیگ ہاؤس لاہور میں جلسہ کرنے پر مسلم لیگ کی لیڈر تہمینہ دولتانہ ان کے خاوند زاہد واہلہ اور جاوید ہاشمی کو گرفتار کر لیا گیا۔ تہمینہ اپنی رہائش گاہ پر نظر بند تھیں جبکہ جاوید ہاشمی کوٹ لکھپت جیل میں پہلے ہی نظر بند ہیں۔ صفدر الرحمان کی گرفتاری بھی متوقع ہے۔

تیز رو اور ٹرک کی ٹکر

اوکاڑہ کے قریب ایک ریلوے پھاٹک پر کراچی سے لاہور جانے والی تیز رو اور ٹرک کی ٹکر میں ایک شخص ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔ ریلوے انجن ٹرک کو ڈیڑھ فرلانگ تک گھسیٹتا لے گیا۔

جاپانی کمپنی کے ڈائریکٹر کی خودکشی

ہنڈا کمپنی کے جاپانی ڈائریکٹر مستوکی ساؤ نے لاہور میں خودکشی کر لی ان کے پاس سے ملنے والی تحریر کے مطابق انہوں نے لکھا کہ میں اپنے گھر والوں اور باس سے شرمندہ ہوں۔

بلوچستان میں پاور پلانٹ کا افتتاح

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف پورے مکران ڈویژن میں بجلی کی ضروریات پوری کرنے کیلئے 150 ملین روپے کی لاگت سے 39 میگاواٹ کے پاور پلانٹ کا افتتاح کر رہے ہیں۔

وسیع البنیاد حکومت کی ضرورت نہیں

وزیر اطلاعات جاوید جبار نے کہا ہے کہ سیاستدانوں سے چیف ایگزیکٹو کی ملاقاتیں جاری رہیں گی۔ وسیع البنیاد حکومت کی کوئی ضرورت نہیں۔ حکومت درست سمت میں آگے بڑھ رہی ہے۔ موجودہ حکومت قومی حکومت ہی ہے۔ وفاقی کابینہ اور قومی سلامتی کونسل کے ارکان چاروں صوبوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس وقت ہم پانی کے وسائل کے حوالے سے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔

دانتوں کا معائنہ مفت - عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ : رانا مدثر احمد

ذکی کراکری اینڈ پلاسٹک سٹور
کم ریٹوں میں پھر ٹاپ پر
چینی کے کپ' ماربل کی ورائٹی' ایرانی کولر'
پاکستانی کولر' ہاٹ پاٹ سیٹ' ڈنر سیٹ'
نیز ٹرےویئر کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بانو بازار اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون رہائش 211751

آپکی اپنی ایجنسی
فرینڈز اسٹیٹ ایجنسی
زرعی و سکنی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے
23۔ بلال مارکیٹ۔ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر : ناصر الدین اینڈ کمپنی
فون دفتر 213078 رہائش 211573

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 213699 گھر 211971

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زر مبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' سیاحتی' بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن : بخارا۔ اصفہان۔ شجر کار۔
ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس 12 لیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ

خوشخبری
وول۔ کاٹن۔ سلک۔ لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی۔
ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے۔
پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ۔
سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں۔ اب آپ
فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں۔
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

CPL No. 61